خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
☎ 213029

جلد 48-83 نمبر 62 | جمعرات 19۔ ذیقعدہ 1418ھ 19۔ امان 1377ہش 19۔ مارچ 1998ء

اچھا مہمان اور میزبان

جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے اور ایک دن رات سے تین دن رات تک اسے مہمان رکھے۔ اگر اس سے زائد عرصہ مہمان اس کے پاس ٹھہرتا ہے اور وہ اس کی مہمان نوازی کرتا ہے تو یہ اس کی طرف سے صدقہ اور نیکی کی بات ہوتی ہے اور مہمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ بلا اجازت اس کے ہاں ٹھہرا رہے۔ اور میزبان کو تکلیف میں ڈالے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کا اپنا دل اس کے لئے آئینہ ہے وہ اس میں سب کچھ دیکھ سکتا ہے۔ پس سچا طریق دکھ سے بچنے کا یہی ہے کہ سچے دل سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو اور وفاداری اور اخلاص کا تعلق دکھاؤ اور اس راہ بیعت کو جو تم نے قبول کی ہے سب پر مقدم کرو کیونکہ اس کی بابت تم پوچھے جاؤ گے۔ جب اس قدر اخلاص تم کو میسر آ جاوے تو ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو ضائع کرے۔ ایسا شخص سارے گھر کو بچا لے گا۔ اصل یہی ہے اس کو مت بھولو۔ نری زبان میں برکت نہیں ہوتی کہ بہت سی باتیں کرلیں۔ اصل برکت دل میں ہوتی ہے اور وہی برکت کی جڑ ہے۔ زبان سے تو کروڑہا (دین حق کے ماننے والے) کہلاتے ہیں۔ جن لوگوں کے دل خدا کے ساتھ مستحکم ہیں اور وہ اس کی طرف وفا سے آتے ہیں خدا بھی ان کی طرف سے وفا سے آتا ہے اور مصیبت اور بلا کے وقت ان کو الگ کر لیتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 63)

خدا کی مشیت ہی آخر دنیا میں غالب آتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

فرماتا ہے۔ آسمان اور زمین میں ایک ایسا قانون جاری ہے کہ جس کی فرمانبرداری سے کوئی شخص اپنے آپ کو آزاد نہیں کر سکتا۔ مثلاً دیکھو خدا تعالیٰ نے زبان بنائی ہے۔ اب ایک طرف تو انسان کو اتنی آزادی حاصل ہے کہ وہ اس زبان سے اگر چاہے تو خدا تعالیٰ کو بھی گالیاں دے لے لیکن دوسری طرف اگر اس زبان کے سامنے دنیا کے تمام بادشاہ' وزراء علماء اور فقہاء ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو جائیں کہ میٹھے کو کھٹا چکھ یا کھٹے کو کڑوا چکھ تو وہ ایسا کبھی نہیں کرے گی۔ وہ میٹھے کو میٹھا ہی چکھے گی۔ اور کھٹے کو کھٹا ہی چکھے گی۔ گویا ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو اتنی آزادی دی ہے کہ اگر وہ چاہے تو خدا تعالیٰ کو بھی برا بھلا کہہ لے۔ اور دوسری طرف اس میں اتنی طاقت بھی نہیں رکھی کہ وہ میٹھے کو کڑوا چکھے۔ یا کڑوے کو میٹھا چکھے۔ اور اگر کسی جگہ اس میں تبدیلی بھی نظر آتی ہے تو وہ بھی خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت ہی ہوتی ہے۔ مثلاً اگر کسی کا جگر خراب ہے تو اسے میٹھی چیز کڑوی لگتی ہے یا بعض خرابیوں کی وجہ سے نمک تیز محسوس ہونے لگتا ہے یا میٹھی چیز میں مٹھاس کم معلوم ہوتی ہے۔ یا پھیکی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے مگر یہ تبدیلی بھی خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون کے ماتحت ہی ہوتی ہے ورنہ جن چیزوں پر انسان کو اختیار حاصل نہیں۔ ان میں اس کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مثلاً تمہاری انگلی ہے۔ اگر تم اسے کسی سوئی کے ناکہ میں ڈالنے کی کوشش کرو تو اس کو ناکہ میں نہیں ڈال سکتے خواہ کوئی جرنیل ہو۔ نواب ہو۔ بادشاہ ہو۔ دنیا کی بڑی سے بڑی حکومت اس کے پاس ہو۔ وہ اپنی انگلی سوئی کے ناکہ میں نہیں ڈال سکتا۔ یا مثلاً آواز ہے اگر تمہیں کسی عزیز کی آواز آ رہی ہو۔ تو تم اگر چاہو بھی تو اسے کسی دوسرے شخص کی آواز نہیں بنا سکتے۔ کسی کے ہاں بدصورت لڑکا پیدا ہو تو اگر وہ چاہے کہ وہ خوبصورت ہو جائے تو وہ اسے خوبصورت نہیں بنا سکتا۔ کسی کے لڑکے کا قد چھوٹا ہو تو اس کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ وہ اس کے قد کو لمبا کر دے۔ یا مثلاً خدا تعالیٰ نے آنکھ دیکھنے کے لئے بنائی ہے۔ تو آنکھ ہمیشہ سرخ کو سرخ اور زرد کو زرد دیکھے گی یہ کبھی نہیں ہو گا کہ وہ سرخ کو زرد دیکھنا چاہے تو وہ زرد دیکھنے لگ جائے اور زرد کو سرخ دیکھنا چاہے تو سرخ دیکھنے لگ جائے۔ گویا ایک قانون ہے جس کی اطاعت سے کوئی شخص باہر نہیں نکل سکتا۔ اسی طرح سورج کیا اور چاند کیا اور ستارے کیا اور پہاڑ کیا اور درخت کیا اور چوپائے کیا سب ایک خاص نظام کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ اور ہر ایک اپنی اپنی ڈیوٹی ادا کر رہا ہے۔ پھر تم ان چیزوں کو خدا کس طرح قرار دیتے ہو۔ یہ چیزیں تو خود تمہارے سامنے ایک خدمت گار کے طور پر کھڑی ہیں مگر تم ایسے احمق ہو کہ انہی کے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو جاتے ہو اور اس طرح اپنے آپ کو ذلیل کرتے ہو۔ اس نظام کائنات کی طرف اس (۔) میں اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کائنات پر غور کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ تمام کائنات قانون قدرت کے تابع ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار ہے۔ اور اکثر انسان بھی قانون قدرت کے تابع ہیں اس (۔) میں یہ نہیں کہا گیا کہ بعض انسان قانون قدرت سے آزاد ہیں بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ بعض انسان قانون قدرت کو توڑنے کی بھی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ جیسے بدپرہیزی کے ذریعہ۔ اور ان لوگوں میں سے اکثر پر عذاب آ جاتا ہے۔ جو قانون قدرت کے اٹل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اور ثابت ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑنے سے کوئی شخص عزت نہیں پا سکتا اور اسی کی مشیت آخر دنیا میں غالب آتی ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

جمعرات 19- مارچ 1998ء

10-00 صبح۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس
1-15 دوپہر۔ پیرہن
4-00 سہ پہر۔ کوئز تاریخ احمدیت
8-00 رات۔ ہومیو پیتھی کلاس

جمعہ 20- مارچ 1998ء

12-30 دوپہر۔ تقریر حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب
1-15 دوپہر۔ تحریک پاکستان۔ بیگم محمد شفیع سے گفتگو
6-00 شام۔ خطبہ۔ براہ راست
8-30 رات۔ خطبہ دوبارہ۔ 20-3-98

○ ایم ٹی اے نے شان ودھا کے اچا کیتا ناں
جتھے ساڈی گل نہ پہنچے ہن اوہ کیہڑی تھاں
(نسیم سیفی)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

○ (ہفتہ وقار عمل و شجرکاری مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان)

مورخہ 20 مارچ تا 26 مارچ 1998ء ہفتہ وقار عمل و شجرکاری مرکزی ہدایات کے مطابق منا کر رپورٹ جلد مرکز بھجوائیں۔

دوران ہفتہ خاص طور پر زیادہ سے زیادہ پودے لگوائیں اور ان کی حفاظت کا انتظام کریں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

اندر کے صفحات پر

☆ مجلس عرفان صفحہ 3
☆ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان کی یاد میں صفحہ 4
☆ شذرات صفحہ 5
☆ احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام (20 تا 26 مارچ 1998ء) صفحہ 6

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

19 امان 1377 ہش — 19 مارچ 1998ء

بجلی کے ضیاع کو روکیں

ضیاع اور اسراف تو ہر حال میں منع ہے مگر ایسی چیز کا ضیاع جس کی پیداوار بھی کم ہو جس کا حصول بھی مشکل ہو جس کے اخراجات بھی زیادہ ہوں ذاتی اور قومی دونوں نقصانوں کا مجموعہ ہے۔

ہم نے یہ مضمون آج بجلی کے تعلق میں چھیڑا ہے۔ ملک آج کل بجلی کے بحران میں مبتلا ہے۔ اس پہلو سے بھی کہ ملک میں اتنی بجلی پیدا نہیں ہو رہی جتنی ضرورت ہے۔ اس لحاظ سے بھی کہ اس کی سپلائی جاری رکھنا متعلقہ اداروں کے لئے ممکن نہیں۔ اور اس پہلو سے بھی کہ بجلی کے اخراجات مسلسل بڑھ رہے ہیں۔

پس ان حالات میں بجلی کا ضیاع یا غلط استعمال سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔ ہر اسراف نہ صرف آپ کی قیمتی رقم کھا رہا ہے بلکہ کسی اور گھر کی بجلی بھی بند کر رہا ہے۔

اس لئے ہم اہل وطن سے گزارش کرتے ہیں کہ بجلی کے استعمال میں کفایت کی کوشش کریں۔ جہاں ایک ٹیوب کام دے سکتی ہے وہاں بلب نہ جلائیں۔ اور جہاں ایک بلب روشنی دے رہا ہے وہاں دو بلب روشن نہ کریں۔ بجلی کی لوڈ شیڈنگ تو پہلے ہی شروع ہو رہی ہے اگر ضیاع کا سلسلہ جاری رہے تو اس میں مزید اضافہ ہو گا۔ اور اس سے انفرادی تنگی کے ساتھ قومی صنعت و تجارت کو بھی سخت صدمہ پہنچتا ہے۔

بسا اوقات آدمی بے خیالی میں روشنیاں جلتے ہوئے چھوڑ جاتا ہے مگر ذرا ذرا سی بداحتیاطی مل کر قوم کو بھاری نقصان سے دوچار کر دیتی ہے۔ اس تھوڑی سی احتیاط سے ہم سب بڑے بڑے نقصانات اور تنگیوں سے بچ سکتے ہیں تو کیوں نہ ایسا کریں۔

آیئے اپنے گھر کے زائد اور فالتو بلب بند کر دیں اسی میں ہم سب کا فائدہ ہے۔

ایک دن تو لطیفہ ہوا

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں کہ حضرت امام جماعت اول کے پاس اکثر لوگ اپنی امانتیں رکھواتے تھے اور آپ اس میں سے ضرورت پر خرچ کرتے رہتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے اس طرح رزق دیتا رہتا ہے۔ بعض دفعہ ہم نے دیکھا کہ امانت رکھوانے والا آپ کے پاس آتا اور کہتا کہ مجھے روپے کی ضرورت ہے میری امانت مجھے واپس کر دی جائے۔ آپ کی طبیعت بہت سادہ تھی اور معمولی سے معمولی کاغذ کو بھی آپ ضائع کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔ جب کبھی کسی نے مطالبہ کرنا تو آپ نے ردی کاغذ اٹھانا اور اس پر اپنے گھر والوں کو لکھ دینا کہ امانت میں سے دو سو روپیہ بھجوا دیا جائے۔ اندر سے بعض دفعہ جواب آنا کہ روپیہ تو خرچ ہو چکا۔ یا اتنے روپے ہیں اور اتنے روپوؤں کی کمی ہے۔ آپ نے اسے فرمانا۔ ذرا ٹھہر جاؤ۔ ابھی روپیہ آ جاتا ہے۔ اتنے میں ہم نے دیکھا کہ کوئی شخص دھوتی باندھے ہوئے جو ناگڑھ سے یا بمبئی کا رہنے والا چلا آ رہا ہے اور اس نے اتنا ہی روپیہ پیش کر دینا۔ ایک دن تو لطیفہ ہوا۔ کسی نے اپنا روپیہ مانگا۔ اس دن آپ کے پاس کوئی روپیہ نہیں تھا۔ مگر اس وقت ایک شخص علاج کے لئے آ گیا۔ اور اس نے پڑیا میں کچھ رقم لپیٹ کر آپ کے سامنے رکھ دی۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب کو علم تھا کہ روپیہ مانگنے والا کتنا روپیہ مانگتا ہے۔ آپ نے حضرت حافظ صاحب سے فرمایا۔ دیکھو اس میں کتنی رقم ہے۔ انہوں نے گنا تو کہنے لگے۔ جتنی رقم کی آپ کو ضرورت تھی بس اس میں اتنی رقم ہی ہے۔

(روزنامہ الفضل 7- فروری 1995ء صفحہ 3)

مولانا دوست محمد شاہد- مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

1- وفا اور استقامت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زبان مبارک سے ایک نہایت درجہ دلچسپ اور سبق آموز واقعہ:-

"لکھا ہے۔ کہ ایک (شخص) پر کچھ مصیبت کے دن آئے۔ بھوک لگی تو ایک یہودی کے مکان پر کچھ مانگنے کے لئے گیا۔ یہودی نے اس کو چار روٹیاں دیں۔ جب وہ روٹیاں لے کر نکلا۔ تو اس گھر کا کتا بھی اس کے پیچھے ہو لیا۔ اس شخص نے یہ خیال کر کے کہ شائد ان روٹیوں میں سے کتے کا بھی کچھ حصہ ہے۔ ایک روٹی کتے کے آگے پھینک دی۔ اور آگے چل دیا۔ کتا اس روٹی کو جلدی جلدی کھا کر پھر پیچھے پیچھے ہو لیا۔ تب اس نے خیال کیا کہ شائد اس کتے کا خیال ہے۔ کہ میں جو اس گھر کا رہنے والا ہوں۔ میرا حصہ ان روٹیوں میں نصف ہے۔ اس نے دوسری روٹی بھی کتے کو دے دی۔ مگر کتا اس کو بھی کھا کر اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ پھر اس نے جب معلوم کیا۔ کہ کتا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ تو اسے خیال گذرا کہ شائد تین حصے اس کے ہوں۔ اور ایک حصہ میرا ہو۔ اس لئے اس نے ایک روٹی اور ڈال دی۔ مگر کتا وہ روٹی کھا کر بھی واپس نہ گیا۔ تب اسے کتے پر غصہ آیا اور کہا۔ تُو بڑا بدذات ہے۔ مانگ کر میں چار روٹیاں لایا تھا۔ مگر ان میں سے تین کھا کر بھی پیچھا نہیں چھوڑتا۔ خدا تعالیٰ نے اس وقت کتے کو بولنے کے لئے زبان دے دی۔ تب کتے نے جواب دیا۔ کہ میں بدذات نہیں ہوں۔ میں خواہ کتنے فاقے اٹھاؤں۔ مگر مالک کے سوائے دوسرے گھر پر نہیں جاتا۔ بدذات تو تُو ہے۔ جو دو فاقے ہی اٹھا کر کافر کے گھر مانگنے کے لئے آ گیا۔ تب وہ (شخص) یہ جواب سن کر اپنی حالت پر بہت پشیمان ہوا۔ ایسے ہی گورداسپور میں ایک بلی تھی۔ خواہ کچھ ہی اس کے پاس پڑا رہے۔ مگر وہ بغیر اجازت کچھ نہ کھاتی تھی۔ ایک دفعہ بعض دوستوں نے اس بلی کے مالک کو کہا۔ کہ ہم بھی تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حلوہ دودھ چھچھڑے وغیرہ بلی کے پاس رکھ کر باہر سے قفل لگا دیا۔ تین دن کے بعد جو دیکھا تو بلی مری پڑی تھی۔ اور وہ کھانا اسی طرح صحیح و سالم موجود تھا۔ یہ حیوانوں کی وفا اور استقامت کا حال ہے۔ اگر ارزل مخلوقات کے صفات حسنہ بھی انسان میں نہ پائی جائیں تو پھر وہ کس خوبی کے لائق ہے۔"

(ذکر... صفحہ 151-152- از حضرت مفتی محمد صادق صاحب مطبوعہ قادیان)

2- جاری کرکٹ اخبار الحکم 21- فروری 1901ء صفحہ 7 پر لکھا ہے۔

"15- فروری 1901ء کا واقعہ ہے۔ کہ ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے طلباء کا کرکٹ میچ تھا۔ بچوں کی خوشی بڑھانے کے لئے بعض بزرگ بھی شامل ہو گئے۔ کھیل میں نہیں۔ بلکہ نظارہ کھیل کے لئے۔ اور فیلڈ میں چلے گئے۔ حضرت بانی سلسلہ کے ایک صاحبزادے نے بچپن کی سادگی میں کہا۔ کہ

ابا تم کیوں کرکٹ پر نہیں گئے۔

یہ وہ زمانہ تھا۔ جب کہ (کتاب) لکھ رہے تھے۔ بچہ کا سوال سن کر جو جواب دیا۔ وہ آپ کی فطرتی خواہش اور مقصد عظمیٰ کا اظہار کرتا ہے۔ فرمایا۔

"وہ تو کھیل کر واپس آ جائیں گے۔ مگر میں وہ کرکٹ کھیل رہا ہوں۔ جو قیامت تک قائم رہے گا۔"

3- خدا کی عدالت میرٹھ سے ایک شخص احمد حسین شوکت نے ایک اخبار "شحنہ ہند" جاری کیا ہوا تھا۔ اس اخبار نے جماعت کے خلاف ایک دل آزار ضمیمہ شائع کیا۔ جس پر جماعت میرٹھ کے صدر اور معزز زمیندار نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے عرض کیا کہ ضمیمہ کے توہین آمیز مضامین پر عدالت میں نالش کر دوں فرمایا -

"ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے یہ گناہ میں داخل ہو گا کہ اگر ہم خدا کی تجویز پر تقدم کریں اس لئے ضروری ہے کہ صبر اور برداشت سے کام لیں"

(سیرت...... حصہ اول صفحہ 113 مولفہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم مطبوعہ قادیان 12- مئی 1924ء)

OOO

ریڈرز ڈائجسٹ کی عمر 76 سال ہو گئی

ریڈرز ڈائجسٹ آج سے 76 سال پہلے جاری ہوا تھا۔ اور آج بھی یہ رسالہ دنیا بھر میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والا مانا جاتا ہے۔ 19 زبانوں میں شائع ہونے والے اس رسالے کی ہر ماہ 27 ملین یعنی دو کروڑ ستر لاکھ کاپیاں فروخت ہوتی ہیں۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ جبکہ امریکہ کی سٹاک مارکیٹ تیزی سے اوپر رہی ہے ریڈرز ڈائجسٹ کا ایک شیئر جس کی قیمت 1992 میں 56 ڈالر تھی۔ اب کم ہو کر اس کی قیمت صرف 26 ڈالر رہ گئی ہے۔ اور یہ صورت حال جاری رہی تو شائد جلد ہی دنیا کا سب سے زیادہ بکنے اور چاہا جانے والا رسالہ منصہ شہود سے غائب ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

کراچی 15- فروری 1983ء

زندگی کے آغاز کے بارے میں سائنسی نظریات اور دینی علوم کا پر حکمت تذکرہ۔

اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک ٹھوس اور مستحکم ثبوت میڈیکل کالج کے ایک مہمان طالب علم یہ جاننا چاہتے تھے کہ آدم کی پیدائش (ORIGIN OF LIFE) کی اصل حقیقت کیا ہے اور اس بارہ میں کلام الٰہی اور سائنس کے نظریات کا رشتہ کیا ہے۔

انسانی تخلیق کے مختلف مراحل

حضرت صاحب نے فرمایا کلام الٰہی نے زندگی کے آغاز (ORIGIN OF LIFE) کے نظریات پر مختلف جگہوں پر مختلف رنگ میں روشنی ڈالی ہے اور انسانی تخلیق کے مختلف مراحل کو بیان فرمایا ہے۔ کلام الٰہی یہ کہتا ہے کہ ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ کلام الٰہی یہ کہتا ہے کہ ہم نے تمہیں کیچڑ سے پیدا کیا۔ کلام الٰہی کہتا ہے کہ ہم نے تمہیں بجنے والی مٹی سے پیدا کیا۔ کلام الٰہی یہ بھی کہتا ہے کہ ہم نے انسان کے علاوہ بعض مخلوقات کو جن کو 'جن' کا نام دیتا ہے آگ سے پیدا کیا۔ کلام الٰہی یہ بھی کہتا ہے کہ ہم نے تمہیں مضغہ سے پیدا کیا۔ علقہ سے پیدا کیا (یہ اصطلاحیں ہیں) اور پھر فرمایا حماء مسنون یعنی گلے سڑے کیچڑ سے پیدا کیا جس میں (FERMENTATION) ہو چکی تھی۔ پھر کلام الٰہی یہ فرماتا ہے..... ہم نے تمہیں نباتات کی طرح اگایا۔ پھر کلام الٰہی فرماتا ہے کہ کیا انسان پر ایسا وقت نہیں آیا..... جب کہ وہ شئے مذکور تھا ہی نہیں۔ بحیثیت انسان اس کی کوئی معروف حقیقت ہی نہیں تھی۔

یہ اور بہت سے اور اشارے کلام الٰہی میں ایسے ملتے ہیں جن سے انسانی تخلیق کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی ایک جامع پلاننگ نظر آتی ہے۔ پس کلام الٰہی کا یہ کہنا کہ زندگی مختلف مراحل میں سے گزری ہے اور کئی قسم کی زندگیوں کا مختلف آغاز ہوا ہے اس میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

تخلیق کائنات کا اصل مقصود اللہ تعالیٰ اس سارے عمل کو انسان کی تخلیق بیان فرماتا ہے کیونکہ انسان کو ویسے اگایا تو نہیں ہے جیسے نباتات اگتی ہے۔ لیکن ایک دور تھا جب کہ صرف نباتات کا دور تھا اور ایسا دور آج سے تقریباً ایک ارب اور کچھ سال پہلے تھا۔ اس وقت صرف نباتات کا دور نظر آتا ہے جب کہ دوسری زندگی بھی اس میں سے جنم لیتی دکھائی دیتی ہے اور کچھ بعد میں پیدا ہوئی۔ تو اس دور کو بھی خدا فرماتا ہے کہ وہ انسان کا دور ہے۔ جس سے ایک بات قطعی طور پر واضح ہوئی کہ اس عمل میں مقصود انسان تھا۔ جس طرح آم کا پھل مقصود ہو تو اس کی گٹھلی زمین میں بوئی جاتی ہے۔ اور قبل اس کے کہ آم لگیں' آم کے درخت کی مختلف شکلیں بنتی ہیں۔ اگر پھل لگنے سے پہلے وہ درخت کاٹ دیا جائے تو وہ آم کا درخت تو نہیں بنے گا ان معنوں میں کہ اس کو آم لگیں لیکن وہ سارا عمل آغاز سے لے کر آخر تک آم کا عمل ہے اور اس سے پہلے عمل میں جہاں تک آم کے پھل کا تعلق ہے وہ شئ مذکور اہی نہیں ہے تو بعینہٖ اس طرح پر کلام الٰہی نے انسانی زندگی کے مختلف مراحل بیان کئے ہیں۔ آغاز زندگی کے متعلق بھی اور انسانی تخلیق کے بعد کے مراحل بھی جن کو میں بعد میں بتاؤں گا۔

کلام الٰہی نے بغیر جنسی تعلق کے افزائش نسل اور بعد میں جنسی تعلق کے ذریعے افزائش نسل کا الگ الگ ذکر کیا ہے۔ پہلے نفس واحدہ سے تخلیق کا ذکر ملتا ہے۔ پھر اس میں سے جوڑا بنانے کا ذکر کرتا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ جو بائبل کا تصور ہے کہ انسان اچانک مٹی سے بنا تھا اور اس کی پسلی سے حوا نکالی تھی۔ دین اس تصور کو رد کرتا ہے مثلاً فرماتا ہے (اے انسانو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو اس نے تمہیں نفس واحدہ سے پیدا کیا۔ ترجمہ از ناقل)۔ مخاطب انسان ہی ہے کیونکہ مقصود انسان تھا۔ فرمایا ہم نے تمہیں ایسی حالت میں پیدا کیا کہ تم کائنات میں نفس واحدہ کی شکل میں موجود تھے۔ مثلاً جس طرح امیبا ہے وہ افزائش نسل کے لئے کسی اور نفس کا محتاج نہیں ہے..... پھر دوسرا مرحلہ ایسا آیا کہ بغیر جنسی تعلق کے افزائش نسل کو ہم نے جنسی تعلق کے ذریعے اضافے میں تبدیل کر دیا اور نفس واحدہ سے اس کا جوڑا پیدا کیا۔ یہ عام جو حیواناتی افزائش نسل ہے اس کا ذکر فرمایا ہے پھر فرمایا..... انسان سے پہلے یہ جوڑا پیدا ہو چکا تھا۔ پھر ان دونوں کے ملنے سے آہستہ آہستہ وہ منزل آئی کہ پھر انسان مرد اور عورت پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ یہ ہے "جنرل سکیم آف تھنگ" اب میں زیادہ تفصیل کے ساتھ ذکر کرتا ہوں۔

زندگی کے آغاز کے متعلق ایک بات بہرحال قطعی ہے کہ ہائی الیکٹرانک چارجز High Electronic Charges نے اس میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ زمین پر ایک ایسا وقت آیا کہ جب وہ آکسیجن سے کلیتہً خالی تھی اور وہی ضرورت تھی۔ زندگی کی نشوونما کے لئے اگر اس دور میں آکسیجن نہ ہوتی تو زندگی کا آغاز نہیں ہو سکتا تھا۔ کیسی حیرت انگیز آرگنائزیشن ہے۔ اس وقت ہائی الیکٹرانک چارجز High Electronic Charges نے زندگی کا ایک قسم کا ابتدائی ذرہ پیدا کیا جو زندگی سے تو محروم تھا لیکن کیمیاوی طور پر وہ برکس (Bricks) کی شکل میں تھا جس سے زندگی تعمیر ہو سکتی ہے۔ اس میں پروٹین کا آغاز ہو گیا جس سے آگے D-N-A اور R-N-A بنی تھی۔ اس کا آغاز ہوا پانی میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے.... کہ ہر زندہ چیز کو اس نے پانی سے پیدا کیا تو سائنس دانوں نے اب تک جس نظام کا پتہ چلایا ہے اس کے مطابق وہ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں بہت ہائی وولٹیج کے الیکٹریکل چارجز اس غیر نامیاتی کیمیائی مادے۔ "Inorganic Chemical" کو نامیاتی مادے "Organic Chemical" میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ روس میں 1968ء میں اس کے لگ بھگ تجارب ہوئے تو انہوں نے مصنوعی طور پر اس قسم کے چارجز پیدا کر کے وہ جو انہوں نے اندازہ لگایا تھا۔ اس وقت دنیا کا مادہ MATTER ہو گا اس کا مواد مہیا کیا اور واقعتہً اس کے نامیاتی اشیاء Organic Particles یا مالیکیول پیدا ہو گئے۔

سائنس دانوں کا اعتراف پس کلام الٰہی یہ جو فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کی پیدائش سے پہلے ایسی چیز پیدا کی جو آگ سے پیدا کی گئی تھی تو اس سے وہ جو مولویوں والا جناتی تصور ہے وہ ہرگز مراد نہیں ہے۔ مراد یہ ہے کہ آگ نے انسان کی تخلیق سے پہلے ایک بڑا بھاری کردار ادا کیا ہے۔ اور اس سے کچھ بیکٹیریا قسم کی چیزیں وجود میں آئیں یا زندگی کے ابتدائی سیلز (CELLS) وجود میں آئے۔ پھر جب انسانی آغاز ہوا یعنی وہ کیمیکلز جو انسان کے لئے BRICKS بنانے کیلئے ضروری تھے وہ اس مواد سے الیکٹریکل چارجز کے نتیجہ میں پیدا ہوئیں۔ تنہا نشوونما نہیں کر سکتی تھیں۔ پانی کا کردار اس میں لازمی تھا۔ جنانچہ وہ مواد بھی سمندر کے پانیوں میں حل ہوا تو پانی اور نمکیات کے باہمی ارتباط کے نتیجہ میں اس میں کچھ کیمیکل تبدیلیاں پیدا ہونی شروع ہوئیں۔ یہ عمل عمل معکوس REVERSEABLE PROCESS تھا۔ یعنی اگر کوئی اور سبب اللہ تعالیٰ پیدا نہ کرتا تو اس نے واپس پھر اسی حالت میں مڑتے چلے جانا تھا۔ ایک Reverseable Chemical Actions ہوتے ہیں اور آگے بڑھ کر D-N-A کے لئے جو پیچیدہ مالیکیول چاہئیں وہ نہیں بن سکتے تھے۔ یہ چیز سائنٹیفک تحقیق سے ثابت ہو گئی ہے۔

پھر کیا ہوا۔ فرمایا.... ہم نے انسان کو کھنکتی ہوئی یعنی بجنے والی ٹھیکریوں سے پیدا کیا ہے۔ یہ عمل بیان ہوتا ہے۔ اب انسان ویسے تو حیران ہوتا ہے کہ انسانی تخلیق کا ٹھیکری سے کیا تعلق ہے۔ اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں خود کتاب بنا رہا ہوتا تو زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتا کہ کیچڑ سے پیدا کیا کیونکہ کیچڑ میں کیڑے وغیرہ نکلتے دکھائی دیتے ہیں۔.... لیکن ٹھیکری کا تو کوئی تصور ہی نہیں آتا۔ اس زمانے سے آج تک کوئی انسان یہ نہیں سوچ سکتا تھا نہ کسی کتاب میں ذکر ہے کہ بجنے والی کھنکناتی ہوئی ٹھیکریوں سے انسان کو پیدا کیا لیکن اب سائنس نے اس سے پردہ اٹھایا ہے۔ سائنس دان ثابت کرتے ہیں کہ یہ خدائی ارشاد سو فیصدی درست ہے کیونکہ جب وہ یہاں تک پہنچے کہ الیکٹریکل چارجز سے کچھ مادہ وجود میں آیا وہ پانی میں حل ہوا پھر کیمیکل ارتقاء کا عمل بڑھنا شروع ہوا تو وہاں STUCK ہو گیا کیونکہ عمل معکوس Reverseable Process تھا۔ پانی کے اندر رہتے ہوئے وہ عمل ایسے مادے میں تبدیل ہو ہی نہیں سکتا تھا جو آگے کسی اور شکل میں بدل جاتا۔ پھر انہوں نے جائزہ لیا تو وہ اب قطعی طور پر ثابت ہو گیا ہے۔

انسانی تخلیق اور اس کا حیرت انگیز ارتقاء ہوا یہ ہے کہ سمندر آگے بڑھتا اور پیچھے ہٹتا رہتا ہے اس نے اس قسم کے مادے کو یعنی کیمیکل مادے کو جس کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کو ایسی جگہ پھینکا جہاں سیلیکون کا مادہ موجود تھا اور سیلیکون میں جذب ہونے کے بعد وہ ٹھیکریوں میں تبدیل ہو گیا اور وہ خشکی جو اگلے عمل کے لئے ضروری تھی وہ مہیا ہو گئی اور جب اس کی سطح پر وہ کیمیاوی تبدیلیاں پیدا ہو گئیں جو مکمل طور پر خشکی کو چاہتی تھیں تو پھر کیا؟ وقت اللہ تعالیٰ کا پروگرام تھا کہ پھر وہ سمندر دوبارہ بڑھا ہے کہیں پھر ان جگہوں میں داخل ہو گیا جہاں یہ مادہ ترقی پانے کے لئے تیار تھا پانی اس کو بہا کر دوبارہ سمندر میں لے گیا اور عمل معکوس Reverseable Process آگے کیمیکل ارتقائی عمل میں تبدیل ہو گیا۔ پھر اس کے بعد حماء مسنون کی باری آتی ہے۔ اس کی نتیجہ میں زندگی پیدا ہونی شروع ہوئی کیونکہ کیمیکلز زیادہ مالیکیول میں تبدیل ہو گئے اور کسی ایسے مرحلے پر ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر ملا ہے جس سے لائف پیدا ہوئی ہے کیونکہ یہ کیمیکل عمل از خود لائف میں نہیں بدل سکتے۔ انسان جب مرتا ہے تو اس کے جسم کی کیمسٹری وہی رہتی ہے جب تک آہستہ آہستہ شکست و ریخت کے عمل سے نہ گزرے۔ لیکن زندہ اور مردہ میں ایک فرق ہے جس کو آج تک سائنس دان نہیں سمجھ سکا اور غالباً نہیں سمجھ سکے گا۔ کیونکہ روح کا مسئلہ اتنا لطیف ہے کہ اس تک ان کی پہنچ مشکل نظر آتی ہے۔ مگر یہاں پر ایک فرق اور بڑا بھاری فرق یہ موجود ہے کہ ایک کیمیکل آرگنائزیشن بعینہٖ وہی موجود ہے لیکن ایک زندگی ہے اور ایک موت ہے تو خدا تعالیٰ نے کسی وقت اس کو زندگی میں بدلا ہے اور پھر حماء مسنون کی باری آئی ہے پھر حماء مسنون سے وہ امیبا پیدا ہوئے جس کو اللہ تعالیٰ نفس واحدہ کا نام دیتا ہے اور اس سے پھر مزید بڑھتے ہوئے جوڑے پیدا ہوئے جن سے آگے زندگی جاری ہوئی۔

(جاری ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ اعجاز احمد

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں کی یاد میں

مکرم سید حسین احمد صاحب نے مورخہ 28- نومبر 1985ء کو شیخ اعجاز احمد صاحب سے ان کے گھر میں ملاقات کی اور چوہدری محمد ظفراللہ خاں کے بارے میں کچھ لکھنے کی فرمائش کی۔ یاد رہے کہ شیخ اعجاز احمد کا تعلق چوہدری صاحب کے ساتھ ایک لمبے عرصے تک رہا اور شیخ صاحب کو انہیں قریب سے دیکھنے کا موقع میسر آیا۔ سید حسین احمد صاحب کی فرمائش پر شیخ اعجاز احمد صاحب نے چند یادیں اپنے ہاتھ سے قلم بند کیں۔ جو سید حسین احمد صاحب کے شکریہ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں۔

کچھ ہستیاں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی موت ایک فرد کی موت نہیں بلکہ ایک عالم کی موت ہوتی ہے۔ ان کی وفات سے ایک عہد کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب ایک ایسی ہی عہد ساز ہستی تھے جن کی وفات کا دنیا بھر میں ماتم ہوا۔ ان کے حالات زندگی تو اب کوئی کیا لکھے گا۔ وہ خود اپنی زندگی کے حالات تفصیل کے ساتھ اردو (تحدیث نعمت) اور انگریزی (سرونٹ آف گاڈ) میں رقم فرما گئے ہیں۔ لیکن ان کتابوں میں صرف ان کی حیات کے واقعات ہی درج ہیں۔ ان کی نیکیاں ان کی خوبیاں نہیں گنوائی گئیں۔ اپنی منکسر المزاجی کی وجہ سے وہ ایسا کر بھی نہیں سکتے تھے۔ ان کے اوصاف حمیدہ بیان کرنا تو ان احباب کے ذمہ جنہیں ان سے کسی طرح کا واسطہ پڑا۔ اور ان سے متاثر ہوئے۔

چوہدری صاحب موصوف لین دین کے بڑے کھرے تھے۔ ان کی طبیعت کسی کا ایک پائی کا بھی زیر بار احسان ہونا گوارا نہ کرتی تھی۔ برسوں کے بے تکلف دوستوں کو بھی اگر کسی کام کے انصرام کے لئے فرماتے تو اس سلسلہ میں اگر کچھ خرچ ہوا ہوتا تو اصرار کے ساتھ پائی پائی ادا کرتے میرے ساتھ تو حساب چلتا رہتا تھا۔ کیونکہ میرے ذریعے دو ایک افراد کی مالی امداد کی جاتی تھی۔ ایک دفعہ پاکستان واپس آنے پر میرا حساب دیکھ کر فرمایا۔ اس حساب میں ایک فروگذاشت ہے۔ کراچی سے جاتے ہوئے میں نے تمہیں کچھ خطوط پوسٹ کرنے کے لئے دیئے تھے۔ ان پر کچھ پوسٹیج دیا گیا ہو گا۔ وہ اس حساب میں درج نہیں۔ مجھے تو یاد بھی نہیں رہا کہ وہ کتنے خطوط دیئے گئے تھے۔ اور ان پر کتنا پوسٹیج دیا گیا لیکن وہ مصر تھے کہ جو کچھ بھی ان پر خرچ ہوا وہ حساب میں انہیں DEBIT کیا جائے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے تو یاد نہیں کتنے خطوط تھے۔ آپ کا حافظہ بفضل خدا بلا کا ہے۔ اگر اس معمولی رقم کی ادائیگی پر آپ کو اصرار ہے تو آپ ہی یاد کریں کہ کتنے خطوط تھے اور ان کو پوسٹیج حساب میں DEBIT کرلیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

پچھلی سطور میں ان کے حافظہ کا ذکر کیا گیا ہے جو واقعی حیرت انگیز تھا ان کی خود نوشت سوانح عمری تحدیث نعمت اس عطیہ الٰہی کا بین ثبوت ہے کیونکہ اس کا قریباً ایک ہزار سے زائد صفحات کا مسودہ چوہدری صاحب نے محض اپنی یادداشت سے قلم برداشتہ لکھا تھا۔ ان کے ایک بے تکلف ملنے والے کو جب ایسا باور کرنے میں تامل ہوا تو فرمایا ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ آپ کتاب میں سے کسی ایک واقعہ کے متعلق دریافت کرکے آزما لیں میں اس کی تفصیل زبانی بیان کر دوں گا۔ چنانچہ وہ صاحب یہ تجربہ کرنے کے بعد قائل ہو گئے۔

حافظے اور یادداشت کا یہ کمال گزشتہ واقعات کی تفاصیل، واقعہ کی تاریخ اور متعلقہ اشخاص کے ناموں تک محدود نہ تھا۔ ان کے دماغ میں تو قدرتی کیمرہ یا کمپیوٹر لگا معلوم ہوتا تھا۔ اس کمپیوٹر کی کارگزاری کی دو مثالیں جو یاد آتی ہیں بیان کر دیتا ہوں۔

اپنی عملی زندگی کی ابتدا میں بیرسٹری کی پریکٹس کے ساتھ ساتھ انہوں نے دو تین سال لاء کالج لاہور میں جزوقتی لیکچرار کا کام بھی کیا۔ میں ان دنوں لاء کالج میں پڑھتا تھا۔ چوہدری صاحب ہمیں رومن لاء پڑھاتے تھے۔ کلاس میں ڈیڑھ دو سو طالب علم تھے۔ لیکچر شروع کرنے سے پہلے لیکچرار طلباء کی حاضری نوٹ کرتے جس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا تھا۔ یہ اس لئے کہ امتحان میں شمولیت کے لئے ضروری تھا کہ طالب علم ہر مضمون کے لیکچروں کی ایک مقررہ تعداد میں حاضر رہا ہو۔ بدیں وجہ طالب علم حاضری لگوانے کا خاص اہتمام کرتے تھے۔ دوسرے اساتذہ کے لیکچروں میں حاضری لگوانے میں کوئی دشواری نہ ہوتی تھی۔ اگر زید کسی دن لیکچر میں حاضر نہیں تو اس کا نام پکارے جانے پر اس کا دوست بکر "Present" کہہ دیتا۔ لیکچرار کی نظر رجسٹر پر ہوتی۔ وہ "Present" کا لفظ سن کر زید کا حاضر ہونا نوٹ کرلیتا۔ چوہدری صاحب کی کلاس میں ایسا ہونا ممکن نہ تھا۔ شروع شروع میں کوشش کی گئی جو کامیاب نہ ہوئی۔ ان کی کلاس میں اگر زید کی بجائے بکر Present کہتے تو جیسے وہ ہر ایک کی آواز پہچانتے ہوں۔ فرماتے

Will Zaid Please Stand Up?

(مہربانی فرما کر زید کھڑے ہو جائیں) اب زید صاحب وہاں ہوں تو کھڑے ہوں۔ زید کی غیر حاضری کا بھانڈا پھوٹ جاتا۔ دوچار مرتبہ ایسا ہوا تو سمجھ لیا گیا کہ اس لیکچرار کے ساتھ یہ حربہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

ابتدا میں اقوام متحدہ کی اسمبلی کے اجلاس نیویارک سے کچھ میل باہر لیک سکس میں ہوتے تھے۔ اقوام متحدہ میں پاکستان مشن کا دفتر اور جب چوہدری صاحب اقوام متحدہ کے اجلاس کے لئے جاتے تو ان کا قیام نیویارک میں ہوتا۔ اس لئے اجلاس میں شمولیت کے لئے ہر روز لیک سکس موٹر پر جانا ہوتا۔ پاکستانی مشن کی موٹر کا ڈرائیور ایک حبشی ایلمو نامی تھا۔ ایک دن لیک سکس جاتے میں یا آتے میں ایلمو نے ایک غلط Turn لے لیا۔ چوہدری صاحب نے ایلمو کو اس غلطی کی طرف توجہ دلائی۔ وہ نیویارک کا رہنے والا اور عرصہ سے وہاں ڈرائیونگ کرنے والا بھلا راستوں سے ناواقفیت کو کیسے تسلیم کرلیتا۔ بڑے فخر سے کہنے لگا

My Minister I Know My Job"

(منسٹر صاحب میں اپنا کام خوب جانتا ہوں) مطلب تھا کہ آدمی وکے پیرشدی۔ میں ان راستوں سے بخوبی واقف ہوں۔ آپ میرے کام میں دخل اندازی نہ کریں۔ کچھ دور جاکر اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو کھسیانی ہنسی سے کہا

Sorry Mr. Minister I Was Wrong"

(منسٹر صاحب۔ افسوس ہے میں غلطی پر تھا) یہ ایلمو صاحب بھی بڑے مزے کے آدمی تھے۔ اپنی ذاتی کار میں پاکستان مشن ڈیوٹی پر آتے اور ڈیوٹی ختم ہونے پر اپنی ذاتی کار میں گھر جاتے مجھے یاد پڑتا ہے کہ غالباً ایک دن ایلمو نے چوہدری صاحب کو اپنے ہاں کھانے پر مدعو کیا تھا اور وہ خوشی سے اس کے ہاں گئے تھے۔ انہیں اپنے عہدہ کا گھمنڈ بالکل نہ تھا۔

چوہدری صاحب کو وقت کی پابندی کا مرض لاحق تھا۔ خود بھی وقت کے سخت پابند تھے اور دوسروں سے بھی پابندی کراتے۔ شروع شروع میں تو اس اچھی عادت پر عمل پیرا ہونے سے مجھے خاصی کوفت ہوتی۔ اب پابندی وقت کی عادت ہوگئی ہے اور بعض اوقات اس عادت پر عمل پیرا ہونے سے خفت اٹھانی پڑتی ہے۔ قیام دہلی کا واقعہ ہے چوہدری صاحب نے کسی معاملہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی۔ جس میں اس کا ایک رکن میں بھی تھا۔ سردیوں کے دن تھے۔ کمیٹی کے ایک اجلاس میں چوہدری صاحب نے دوسرے اجلاس کے لئے صبح کے آٹھ بجے کا وقت مقرر کیا۔ میں نے ذرا تاخیر سے وقت مقرر کرانے کے لئے پوچھا یہ وقت تبدیل نہیں ہو سکتا فرمایا کیوں نہیں ہو سکتا ہے "اور صبح آٹھ کی بجائے سات بجے کا وقت مقرر کر دیا۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ صبح سات بجے پرانی دہلی سے نئی دہلی آنا پڑا۔

چوہدری صاحب 1962ء میں اقوام متحدہ کے اسمبلی کے سترہویں سالانہ اجلاس کے صدر منتخب ہوئے۔ اقوام متحدہ کے ابتدائی سالانہ اجلاسوں میں یہ طریق رہا تھا کہ اجلاس کی کارروائی وقت مقررہ پر شروع کرنے کی بجائے صدر اسمبلی کچھ عرصہ مندوبین کے آنے کا انتظار کرتے۔ رفتہ رفتہ رسم پڑگئی کہ مندوبین اسمبلی کی عمارت میں تو پہنچ جاتے لیکن ایوان اجلاس میں آنے کی بجائے ایوان مندوبین میں بیٹھے تمباکو نوشی یا آپس میں ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف رہتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اجلاس کی کارروائی شروع کرنے کے لئے انتظار کا وقفہ بڑھتے بڑھتے نصف گھنٹہ سے بھی زائد تک پہنچ چکا تھا اور صبح کے اجلاس کی کارروائی اعلان شدہ وقت ساڑھے دس کی بجائے گیارہ کے بعد شروع ہوتی اس کے نتیجہ میں اسمبلی کا ایجنڈہ کبھی تاریخ مقررہ تک ختم نہ ہو سکتا اور سالانہ اجلاس کا اختتام جو کرسمس کی تعطیلات سے پہلے ہونا چاہئے تھا ہمیشہ جنوری کے آخر تک ملتوی کرنا پڑتا۔ چوہدری صاحب اپنی وقت کی پابندی کی عادت کو یہاں بھی بروئے کار لائے۔ اسمبلی سے اپنے پہلے ہی خطاب میں اس عزم کا اظہار کیا اور مندوبین سے وقت مقررہ پر تشریف لاکر تعاون کرنے کی درخواست کی ہر روز عملاً وقت مقررہ پر اجلاس کی کارروائی شروع کر دیتے مندوبین نے جب دیکھا کہ یہ صدر کسی کا انتظام نہیں کرتا تو وہ وقت پر آنے لگے نتیجہ یہ ہوا کہ اسمبلی کا سترہواں اجلاس سارا ایجنڈہ ختم کرکے مقررہ تاریخ اختتام سے بھی ایک دن پہلے ختم ہوگیا جو ایک ریکارڈ تھا۔

چوہدری صاحب کو جوانی میں ہی ذیابیطس کا مرض لاحق ہوگیا تھا انہوں نے خدا کے فضل سے 92 سال کی عمر پائی۔ آخری ڈیڑھ سال کے علاوہ ذیابیطس کے باوجود ان کی صحت قابل رشک تھی جس کی وجہ ان کی باقاعدگی کی عادت تھی۔ معالج دوا کے سلسلہ میں یا خوراک کے سلسلہ میں جو ہدایات دیتے وہ ان پر پوری طرح عمل پیرا ہوتے۔ 90 سال کی عمر تک چاق چوبند رہے۔ 63ء میں خاکسار عالمی ادارہ خوراک و زراعت سے متعلق تھا۔ اس ادارہ کی ایک کانفرنس کے سلسلہ میں واشنگٹن جانے کا اتفاق ہوا۔ کانفرنس کے اختتام پر تین چار ہفتوں کی چھٹی لے کر نیویارک گیا۔ چوہدری صاحب ان دنوں اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندہ تھے۔ میں ان کے ہاں ٹھہرا۔ ان کی رہائش ایک اپارٹمنٹ میں تھی جو پاکستان مشن سے دو تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ ہر صبح پارک میں دو میل روزانہ کی مقررہ سیر کرتے ہوئے پیدل دفتر جاتے میرے لئے پیدل چلنا ہمیشہ مشکل رہا ہے۔ ناچار مجھے بھی ساتھ پیدل جانا پڑا۔ وہ تیز چلنے کے عادی تھے۔ صحت کے نقطہ نظر سے بھی انہیں Brisk Walk کرنا ہوتی تھی۔ میرے لئے ان کے ساتھ چلنا دوہری مصیبت تھی۔ مشن کے دفتر پہنچے ان کا کمرہ تیسری منزل پر تھا۔ انہوں نے سیڑھیوں کا رخ کیا۔ میں پہلے ہی ہانپتے کانپتے پہنچا تھا۔ ان کو سیڑھیوں کی طرف جاتے دیکھ کر پوچھا اس عمارت میں کوئی لفٹ نہیں۔ ہنس کر فرمایا۔ یہاں ہے اس کونے میں بوڑھوں کے لئے تم اس میں آ جاؤ۔ یہ کہہ کر وہ تو سڑھیاں چڑھ گئے اور میں نے لفٹ میں سوار ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ کہ سیڑھیاں چڑھنے کی زحمت سے بچ گیا۔

چوہدری صاحب کو جلد سو جانے کی عادت تھی کیونکہ آخر شب کی عبادت کے لئے اٹھنا ہوتا تھا۔ ان کی یہ عبادت بہت وقت لیتی تھی۔ اس لئے کہ دعاؤں کی فہرست بہت لمبی تھی اور دن بدن اور لمبی ہوتی جارہی تھی۔ کسی سے دعا کرنے کا وعدہ کرتے تو جب تک دعا کی قبولیت کی خبر نہ مل جاتی دعا جاری رکھتے ایک صاحب نے ان سے اولاد کے لئے دعا کی درخواست کی۔ یہ ان کے لئے دعا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی لیکن ان صاحب نے چوہدری صاحب کو مطلع نہ کیا۔ پانچ چھ سال بعد ان صاحب کے کوئی عزیز

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتب اخبارات و رسائل سے مفید اقتباسات

شذرات

غیر ملکی چینلز

پاکستان میں غیر ملکی ٹی وی چینلز دیکھنے کا رجحان روز بروز فروغ پا رہا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے کمرشل اور صنعتی اداروں نے اپنی مصنوعات کی تشہیر کے لئے غیر ملکی چینلز کا سہارا لینا شروع کر دیا ہے اس حوالے سے قابل غور پہلو یہ ہے کہ ہمارے ہاں سیٹلائٹ چینلز سے مراد صرف اور صرف بھارتی چینلز ہیں ڈش انٹینا رکھنے والے لاکھوں گھرانے صرف بھارتی ٹی وی دیکھتے ہیں ان چینلز سے فحاشی عریانی اور لچر پن کے علاوہ مختلف مباحثوں اور پروگراموں میں پاکستان کے خلاف زہر افشانی بھی کی جاتی ہے۔ فحاشی عریانی لچر پن اور نظریہ پاکستان کے خلاف پروگراموں سے ہماری نئی نسل بری طرح متاثر ہو رہی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اکثر بچے اب اپنی گفتگو میں ہندی تراکیب' الفاظ اور فقرے بولتے ہوئے سنائی دیتے ہیں گذشتہ دنوں بھارت میں ہونے والے عام انتخابات کے حوالے سے مختلف ٹی وی چینلز جو پروگرام پیش کرتے رہے ان میں ایسے پروگرام بھی شامل تھے جن میں مسلمانوں کے حوالے سے نظریہ پاکستان کے بارے میں پراپیگنڈا موجود ہوتا تھا۔ ہمارے عوام کے بھارتی ٹی وی کی طرف راغب ہونے کی بنیادی وجہ پی ٹی وی کے پروگراموں کا گرتا ہوا معیار ہے۔ گذشتہ چند برس سے پی ٹی وی کے پروگرام مسلسل بوریت اور یکسانیت کا شکار ہیں۔

(جنگ 12- مارچ 98ء)

فرقہ واریت

سینیٹر جسٹس (ر) جاوید اقبال نے کہا ہے کہ دہشت گردی اور فرقہ واریت میں کوئی غیر ملکی ہاتھ نہیں بلکہ مسلمان ہی مسلمان کا گلہ کاٹ رہا ہے وہ پاکستان پریس انسٹی ٹیوٹ میں معروف دانشور اور کالم نگار الطاف گوہر کی کتاب ٫لکھتے رہے جنوں کی حکایت٫ کی تقریب رونمائی سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی تمدن کا خاتمہ ہمیشہ فرقہ واریت سے ہی ہوا ہے اور آج بھی شیعہ سنی کا قصہ ہماری تباہی کا باعث بن رہا ہے یہ سب چاہے باہر سے ہو رہا ہو یا اندر سے۔ اسے روکنا حکومت کے بس کی بات نہیں رہی انہوں نے کہا کہ ملک ایک مرتبہ دولخت ہوا اور اب پھر ویسے ہی حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ اقبال اور جناح نے کیا ایسے ہی پاکستان اور اسلام کی توقع کی تھی جاگیردار اور سرمایہ دار ملک پر قابض ہیں وہ کسی کی بات سننے کو تیار نہیں بلکہ ہر بات پر اپنی رائے دیتے ہیں انہوں نے کہا کہ اقبال نے اسلام کے زوال کی تین بڑی وجوہات مطلق العنانیت' ملاں ازم اور صوفی ازم قرار دی تھیں اسی لئے اقبال نے ہم کو خودی کا پیغام دیا لیکن افسوس ہم آگے جانے کی بجائے واپس جا رہے ہیں۔

(روزنامہ جرات لاہور 3- مارچ 1998ء)

OOO

جانی نقصان

صوبہ پنجاب میں 1997ء کے پہلے سات ماہ اور سات دن میں 158 افراد ہلاک ہوئے اسی طرح فرقہ واریت میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ساڑھے چار سو فی صد تک بڑھ گئی ہے۔

وزیر اعلیٰ کو پیش کی جانے والی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 1991ء میں دہشت گردی کے 38 واقعات میں 52- افراد ہلاک ہوئے 1992ء میں دہشت گردی کے 45- واقعات میں 17- افراد ہلاک ہوئے۔

1994ء میں 37 واقعات میں 62- افراد ہلاک ہوئے 1995ء میں 44 واقعات میں 59 افراد ہلاک ہوئے۔ 1996ء میں 38 واقعات میں 90 افراد ہلاک ہوئے۔ 1997ء میں سات ماہ سات دن میں 158- افراد ہلاک ہوئے۔ اس طرح فرقہ واریت میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ساڑھے چار سو فی صد بڑھ گئی۔

(الفضل انٹرنیشنل 17- اکتوبر تا 23- اکتوبر 1997ء)

OOO

ضروری شرط

کالم نگار اثر چوہان اپنے کالم سیاست نامہ میں لکھے ہیں۔

"روایت یہ ہے کہ نپولین مسلمان ہونا چاہتا تھا اور جب اس نے علمائے مصر سے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا تو علماء کی طرف سے کہا گیا کہ "مسلمان ہونے سے پہلے ختنہ کرانا ہو گا"

نپولین نے کہا "میں کلمہ پڑھنے کو تیار ہوں اور دوسرے ارکان اسلام پر بھی عمل پیرا ہو جاؤں گا لیکن آپ مجھے اس مشکل مقام سے نہ گذاریں بوڑھا ہو گیا ہوں کچھ مناسب معلوم نہیں ہوتا"

علماء مصر نے کہا۔ ایسا تو ہو گا" یہ دین کا معاملہ ہے" چنانچہ نپولین نے مسلمان ہونے کا ارادہ ترک کر دیا۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 28- جنوری 98ء ص 3)

OOO

ڈاکٹر عبد السلام

پاکستان کے ایک گمنام سائنس دان سراج الدین ظفر کے انٹرویو سے اقتباس

سوال۔ ڈاکٹر عبد السلام کے بارے میں آپ کے کیا خیالات ہیں۔

جواب۔ بہت ذہین آدمی تھے لیکن ہمارے ملک نے ان سے کام نہیں لیا۔ ہم ان کی صلاحیتوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ وہ پاکستان کے لئے بہت کچھ کرنا چاہتے تھے ان کی حوصلہ افزائی نہیں ہوئی۔ وہ تو پھر بھی بڑے آدمی تھے آپ انداز کر سکتے ہیں کہ مجھ جیسا عام آدمی کتنے دھکے کھا رہا ہے۔

سوال۔ انہوں نے کیا آپ کو اپنے پاس بلانے کے لئے خط بھی لکھا تھا۔

جواب۔ ان کی قدر نوازی ہے۔ انہوں نے اتنی دور سے مجھے خط لکھا اور کہا آپ اپنی تھیوری مجھے لکھ کر بھجیں اور ڈیمانڈ بتائیں لیکن میں اپنی حب الوطنی کی وجہ سے ان کے پاس نہیں گیا اور اب ٹھوکریں کھا رہا ہوں۔

(ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور نومبر 97ء ص 62)

OOO

ہمارا کلچر

سعید آسی اپنے کالم بیٹھک میں لکھتے ہیں۔

ہمارا کلچر تو سراسر منافقت' دھوکہ دہی' فریب کاری' ظاہری نمود و نمائش' ہیرا پھیری تفاخرانہ انداز والی کرپشن اور کھلی دھاندلی والا کلچر ہے ہمارے سیاستدانوں سے عام شہری تک اسی کلچر کے رسیا نظر آتے ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 29- جنوری 98ء)

یہ ساری علامتیں تو ایمان اٹھ جانے کی علامتیں ہیں۔ اس لئے معالج کی تلاش کرنی چاہئے۔

OOO

قادیانی کردار

پاکستان کے سابق وزیر داخلہ میجر جنرل (ر) نصیر اللہ بابر کا انٹرویو روزنامہ خبریں لاہور میں شائع ہوا۔ اس میں وہ بیان کرتے ہیں۔

ایک بار مولانا چنیوٹی ایک میٹنگ میں آیا۔ بات سے بات شروع ہو گئی۔ مولانا نے مجھ سے پوچھا کہ "آپ کے بارے میں سنا ہے کہ آپ باقاعدگی سے نماز پڑھتے ہیں میں نے جواب دیا کہ "ہاں" پھر کہنے لگے کہ آپ تلاوت کرتے ہیں میں نے کہا ہاں۔ مولانا چنیوٹی نے کہا پھر شاید آپ قادیانی ہیں۔

میں نے مولانا سے پوچھا مولانا آپ امامت کراتے ہیں۔ مولانا نے کہا ہاں۔ میں نے پوچھا آپ تہجد پڑھتے ہیں مولانا نے کہا ہاں۔ میں نے کہا تو پھر آپ کو قادیانی ہونے کا زیادہ حق پہنچتا ہے۔

(روزنامہ خبریں لاہور 5- ستمبر 97ء اشاعت خاص صفحہ اول)

OOO

ہر شخص سے ڈر لگتا ہے

پاکستان کے وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے ایک روزنامہ کے ایڈیٹر کو خط لکھا کہ میرے والد احمدی نہیں تھے۔ میں نے قاضی حسین احمد صاحب سے بھی اس موضوع پر بات کی ہے انہوں نے بھی تصدیق کی ہے کہ یہ خبر غلط ہے۔

اس خط پر تبصرہ کرتے ہوئے نوائے وقت کے کالم نگار اثر چوہان اپنے کالم سیاست نامہ میں لکھتے ہیں۔

"اپنے ایمان کے بارہ میں تو کوئی شخص خود ہی تصدیق کر سکتا ہے۔ جب وہ اپنے ایمان کے بارے میں اعلان کر دیتا ہے اور اس سے مکرتا نہیں تو اس کے بارے میں یقین کر لینا ہی مناسب ہے اس لئے کہ ایمان کا معاملہ تو دل سے ہے اور دلوں کے بھید تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ کوئی شخص کتنا ہی بڑا نیک اور پارسا کیوں نہ ہو کتنا ہی بڑا عالم فاضل اور فقیر کیوں نہ ہو وہ کسی دوسرے کے بارے میں یہ فتویٰ کیسے دے سکتا ہے کہ وہ اپنے مسلمان ہونے کے بارے میں جو دعویٰ کر رہا ہے وہ دل کی گہرائیوں سے نہیں کر رہا جھوٹ بول رہا ہے۔

ہمارے یہاں ایک دوسرے کو کافر قرار دینے کا رواج صدیوں سے چلا آ رہا ہے ہر مسلک کے لوگ اپنے مسلک کے مخالفین کو کافر قرار دیتے چلے آ رہے ہیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ (خاص طور پر سیاست میں) لوگ اپنے مخالفین کو قادیانی قرار دے کر بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں"

آخر پر کالم نگار نے اعزاز احمد آذر کا یہ شعر درج کیا ہے

کیا خبر کون مجھے مار دے کافر کہہ کر
اب تو اس شہر کے ہر شخص سے ڈر لگتا ہے

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 7- جنوری 1998ء)

اتحاد کی ادائیں

پنجاب کے گورنر شاہد حامد نے ایک انٹرویو کے دوران شیعہ سنی اتحاد کے لئے اپنی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے دونوں فرقوں سے مل کر انہیں سمجھایا کہ اپنے اپنے خیالات پر قائم رہیں مگر ایک دوسرے پر کیچڑ نہ اچھالیں۔ دو مرتبہ ہم نے Code of Conduct بنایا۔

اس کے بعد یہ واقعہ بیان کرتے ہیں۔

"یہاں ایک سپاہ صحابہ کے رہنما مولانا عطاء الحق صاحب آئے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے Code of Conduct پر دستخط کئے ہیں اب آپ اپنے آپ کو پابند سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کریں گے کہنے لگے عمل کریں گے۔ اور ہم اس کے پابند بھی ہیں۔

میں نے ان سے کہا کہ اس سلسلے میں اور بھی پیش رفت ہوتی ہے اگر ہم پریس کو بلالیں تو کیا سب اعلان کر دیں گے کہ ہم سب ایک امت ہیں اور سب مسلمان ہیں۔ وہ میری طرف دیکھنے لگے پھر انہوں نے کہا کہ

آپ اپنی طرف سے اعلان کر دیں۔ میری طرف سے صرف یہ اعلان ہو گا کہ شیعہ حضرات کو قتل نہیں کرنا چاہئے"

(ماہنامہ سیارہ ڈائجسٹ لاہور نومبر 97ء ص 30'31)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 20- مارچ 1998ء

5-30 صبح چلڈرنز کارنر- کلام الٰہی کا صحیح تلفظ-
6-00 صبح لقاء مع العرب-
7-00 صبح- کوئز پروگرام- تاریخ-
7-30 صبح در ثمین- نظموں کا صحیح تلفظ-
8-05 صبح- اردو کلاس-
9-10 صبح- ڈچ زبان سیکھئے-
9-50 صبح- ہومیو پیتھی کلاس-
11-30 چلڈرنز کارنر- کلام الٰہی کا صحیح تلفظ-
12-00 دوپہر- پشتو پروگرام-
12-30 دوپہر- تبرکات- تقریر جلال الدین شمس صاحب-
1-15 دوپہر- تحریک پاکستان بیگم شفیع صاحبہ سے گفتگو-
2-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-00 دوپہر- اردو کلاس-
4-00 شام- کمپیوٹرز سب کے لئے-
6-00 شام- خطبہ براہ راست-
8-30 رات- خطبہ (دوبارہ) 98-3-20-
10-10 لقاء مع العرب-
11-30 رات- اردو کلاس-

ہفتہ 21- مارچ 1998ء

1-30 رات- چلڈرنز کلاس-
2-00 رات- طبی معاملات-
2-45 رات- خطبہ- 98-3-20
5-30 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
6-00 صبح لقاء مع العرب-
7-00 صبح- خطبہ (دوبارہ) 98-3-20
8-00 صبح- اردو کلاس-
9-05 صبح- کمپیوٹرز سب کے لئے-
11-30 دوپہر چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
12-00 دوپہر- سرائیکی پروگرام-
1-00 دوپہر- طبی معاملات-
2-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-00 دوپہر- اردو کلاس-
4-10 شام- ڈاکومنٹری- فن کدہ-
5-30 شام- سویڈش زبان سیکھئے-
8-00 رات- بچوں کی ملاقات- حضرت صاحب کے ساتھ 398-21
9-00 رات- لقاء مع العرب-
11-30 رات- اردو کلاس-

اتوار 22- مارچ 1998ء

12-00 رات- مجلس سوال وجواب-
3-15 رات- بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ 98-3-21
4-25 رات- سویڈش زبان سیکھئے-
5-30 صبح- چلڈرنز کارنر- کوئز-
6-00 صبح- لقاء مع العرب-
8-00 صبح- اردو کلاس-
9-00 صبح- سویڈش زبان سیکھئے-
10-00 صبح- بچوں کی ملاقات- حضرت صاحب کے ساتھ 98-3-21
11-30 دوپہر- چلڈرنز کارنر- کوئز-
12-00 دوپہر- خطبہ (دوبارہ) 98-3-20
1-05 دوپہر- مجلس سوال وجواب-
2-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-00 دوپہر- اردو کلاس-
5-30 شام- چینی زبان سیکھئے-
9-00 رات- لقاء مع العرب-
11-30 رات- اردو کلاس-

سوموار 23- مارچ 1998ء

1-30 رات- چلڈرنز کارنر بچوں کی ورک شاپ-
1-50 رات- کوئز پروگرام-
3-00 رات- درس کلام الٰہی (1997ء) از حضرت صاحب بیت الفضل لندن-
4-25 رات- چینی زبان سیکھئے-
5-30 صبح- چلڈرنز ورک شاپ-
6-00 صبح- لقاء مع العرب-
8-00 صبح- اردو کلاس-
9-00 صبح- چینی زبان سیکھئے-
11-30 دوپہر- چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورک شاپ-
12-05 دوپہر- درس کلام الٰہی از حضرت صاحب بیت الفضل لندن-
1-00 دوپہر- کوئز پروگرام-
2-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-00 دوپہر- اردو کلاس-
4-10 شام- سپورٹس گولڈن جوبلی پاکستان-
5-30 شام- نارویجین زبان سیکھئے-
8-00 رات- ہومیو پیتھی کلاس-
9-00 رات- لقاء مع العرب-
11-30 رات- اردو کلاس-

منگل 24- مارچ 1998ء

1-30 رات- چلڈرنز کارنر حضرت صاحب سے ملاقات-
2-00 رات- کوئز پروگرام- از خدام-
2-30 رات- تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
3-00 رات- ہومیو پیتھی کلاس-
4-25 رات- نارویجین زبان سیکھئے-
5-30 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
6-00 صبح- لقاء مع العرب-
7-00 صبح- سپورٹس- گولڈن جوبلی پاکستان-
8-20 صبح- اردو کلاس-
9-00 صبح- نارویجین زبان سیکھئے-
10-00 صبح- ہومیو پیتھی کلاس-
11-30 دوپہر- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
12-00 دوپہر- پشتو پروگرام-
1-00 دوپہر- تعلیم دین حق-
2-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-00 دوپہر- اردو کلاس-
4-00 شام- طبی معاملات میزبان- ڈاکٹر سلطان احمد مبشر- مہمان ڈاکٹر لطیف احمد قریشی-
8-00 رات- ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت صاحب 96-9-5
9-00 رات- لقاء مع العرب-
11-30 رات- اردو کلاس-

بدھ 25- مارچ 1998ء

1-30 رات- چلڈرنز کارنر- کلام الٰہی کا صحیح تلفظ-
1-50 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن- ورائٹی- مذاکرہ-
2-30 رات: ہماری کائنات- اراؤنڈ دی گلوب-
3-00 رات- ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
4-00 رات- حکایات شیریں-
5-30 صبح- چلڈرنز کارنر- کلام الٰہی کا صحیح تلفظ-
6-00 لقاء مع العرب-
7-00 صبح- طبی معاملات- میزبان- ڈاکٹر سلطان احمد مبشر- مہمان- ڈاکٹر لطیف احمد قریشی-
8-00 صبح- اردو کلاس-
9-30 صبح- حکایت شیریں-
10-00 صبح- ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
11-30 دوپہر- چلڈرنز کارنر- کلام الٰہی کا صحیح تلفظ-
1-00 دوپہر- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
2-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-00 دوپہر- اردو کلاس-
4-00 شام- گفتگو-
5-30 شام- ترکی زبان سیکھئے-
8-00 رات- ترجمہ کلام الٰہی کلاس- 25-3-98
9-00 رات- لقاء مع العرب-
11-30 رات- اردو کلاس-

جمعرات 26- مارچ 1998ء

1-30 رات- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
2-00 رات- المائدہ-
2-15 رات- پیرہن- لجنہ اماء اللہ-
3-00 رات- ترجمہ کلام الٰہی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ- 98-3-25
4-00 رات- ترکی زبان سیکھئے-
5-30 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
6-00 لقاء مع العرب-
8-00 صبح- اردو کلاس-
9-00 صبح- ترکی زبان سیکھئے-
10-00 صبح- ترجمہ کلام الٰہی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ 98-3-25
11-30 دوپہر- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
12-00 دوپہر- سندھی پروگرام-
1-00 دوپہر- المائدہ-
1-15 دوپہر- پیرہن-
1-55 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-55 دوپہر- اردو کلاس-
4-00 شام- کوئز تاریخ احمدیت-
4-30 شام- در ثمین- نظموں کا صحیح تلفظ-
5-30 شام- ڈچ زبان سیکھئے-
8-00 رات- ہومیو پیتھی کلاس-
9-00 رات- لقاء مع العرب-
11-30 رات- اردو کلاس-

بقیہ صفحہ 4

انہیں ملنے آئے- چوہدری صاحب نے ان سے پوچھا کہ ان کے ہاں اولاد ہوئی یا نہیں تو بتلایا گیا کہ اللہ کے فضل سے ان کے ہاں دو بیٹے ہیں- اس پر اس شخص کا قصہ سنایا جس کی بیوی نے بھینس دوہتے وقت بھینس کا کٹا اسے پکڑا کر اسے بھینس کے سامنے کھڑا رکھنے کو کہا تا کہ محبت مادری میں بھینس زیادہ دودھ اتارے- بیوی دودھ لے کر چلی بھی گئی اور فرمانبردار شوہر تعمیل حکم میں کٹا پکڑے بیٹھے رہے- فرمایا ہم تو کٹا پکڑے بیٹھے رہتے ہیں- جب تک دعا کے لئے کہنے والے صاحب اطلاع نہ دیں کہ دعا قبول ہو گئی- ایسے دعا گو بزرگ کی دعاؤں سے اب ہم محروم ہو گئے ہیں- آیئے اب ہم سب بارگاہ رب العزت میں چوہدری صاحب کی بلندی کے لئے دعا کریں اور کرتے رہیں-

(پندرہ روزہ المصلح کراچی یکم دسمبر 1997ء)

OOO

امداد طلباء
مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے- تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں- اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تا کہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے-

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے- یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں- براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں-

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفین نو

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام واقفین نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں

حسیب احمد طاہر ابن مجیب احمد طاہر ربوہ

امتہ الکافی طوبیٰ بنت مسعود احمد واہلہ ربوہ

ذوالفقار احمد وقار ابن عبد الحمید مجید ربوہ

ہشام منصور اعوان ابن محمد افضل منصور اعوان ربوہ

اسماء صفدر بنت محمد صفدر نارووال شہر

لقمان احمد باجوہ ابن محمد بوٹا باجوہ لاہور

ثوبیہ جاوید بنت شبیر احمد جاوید ربوہ

قارعہ خان بنت عظمت اللہ خان نارووال شہر

نادیہ درثمین بنت محمود احمد طارق راولپنڈی

ماہم سعید بنت راجہ سعید احمد کراچی

رملہ جاوید بنت شبیر احمد جاوید

دانیال اعجاز راجہ ابن راجہ اعجاز احمد آئرلینڈ

بچوں کا کتاب میلہ

مکرم عطاء الرحمان صاحب سیکرٹری وقف نو دارالبرکات ربوہ کے زیر انتظام کنڈرگارٹن ہاؤس (نرسری سکول) میں 10- مارچ سے 23- مارچ تک بچوں کا کتاب میلہ منایا جا رہا ہے۔

11- مارچ کو صبح 10 بجے مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نے دعا کے ساتھ کتاب میلہ کا افتتاح کیا۔ اس تقریب میں دوسرے احباب کے علاوہ مکرم سید طاہر احمد شاہ صاحب ناظر تعلیم نے بھی شرکت فرمائی۔

اس کتاب میلہ میں پاکستان کے نامور اشاعتی اداروں مثلاً ہمدرد- فیروز سنز- اردو سائنس بورڈ- نیشنل بک فاؤنڈیشن- جاوید پبلشرز دعوۃ اکیڈیمی- چلڈرن قرآن سوسائٹی- مقبول اکیڈیمی- الریاض پبلی کیشنز لجنہ کراچی- نظارت اشاعت اور دیگر اداروں کی بچوں کے لئے شائع کردہ کتب رکھی گئی ہیں۔

کتاب میلہ کی انتظامیہ نے کتابوں کو نہایت خوبصورتی اور سلیقے سے سجایا ہوا ہے۔ اس کتاب میلہ میں بچوں کی کتابیں مختلف شعبہ جات کے تحت رکھی گئی ہیں۔ مثلاً مذہب- سائنس- تاریخ- نظم- انگریزی کتابیں- کہانیوں کی دلچسپ اور معلوماتی کتابیں وغیرہ۔

ربوہ میں اپنی نوعیت کے اس پہلے اور منفرد کتاب میلہ میں متنوع موضوعات پر 600 سے زائد کتابیں رکھی گئی ہیں۔

اس کتاب میلے میں جماعت کی معروف شخصیات کے علاوہ بچے اور خواتین بھی تشریف لا رہی ہیں۔ احباب و خواتین نے اس میلے کو سراہا ہے۔

اس کتاب میلہ میں شریک ہونے والوں میں سے چند تاثرات ذیل میں درج ہیں:-

مکرم سید طاہر احمد صاحب ناظر تعلیم نے لکھا' جس سلیقہ سے کتب میلہ میں کتابیں رکھی گئی ہیں ویسا ہی بچوں میں پڑھنے کا سلیقہ بھی آ جائے تو سونے پر سہاگہ ہو گا۔ اس قسم کی نمائش بار بار لگنی چاہئے۔

مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے کہا کہ بہت اچھی کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بہت مبارک فرمائے۔ آمین۔

محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان نے لکھا علم ناشناسی کے دور میں کتاب میلہ دیکھ کر مسرت ہوئی۔ بچوں میں علم کی پیاس بھی بڑھانے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔

علم و عمل نصیب ہو عرفان ہو نصیب

○○○

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

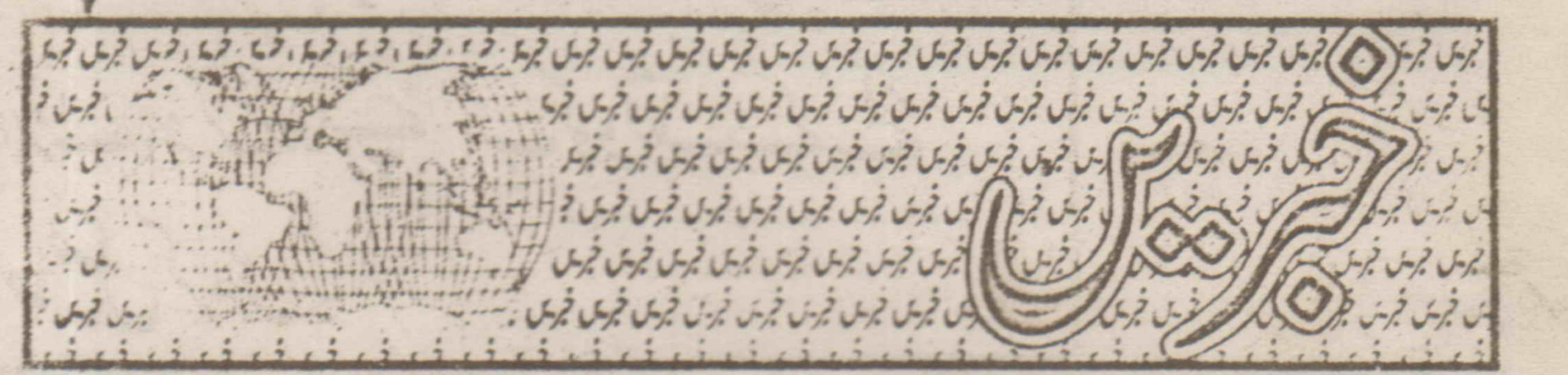

ربوہ : 18 مارچ-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 25 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے 8۔ بھارتی فوجی ہلاک کر دیئے ہیں۔ بھارتی مظالم کے خلاف وادی میں احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ جھڑپوں کے دوران 4 کشمیری بھی شہید ہو گئے ہیں۔

روس کے صدر یلسن کو ڈاکٹروں نے تمام سرکاری مصروفیات منسوخ کر کے مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

○ برطانوی اخبار کے نامہ نگار مقیم ماسکو نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ صدر یلسن ان دنوں شدید بیمار ہیں۔ روسی صدر کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ یلسن کی موت کی صورت میں یورپ کو بے یقینی کے بحران کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور اس میں شدید ابتری پھیلے گی۔

مصر کے جنوب میں فوج اور مسلح اسلامی شدت پسندوں کے درمیان ایک جھڑپ میں 6۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ بی بی سی کے مطابق 92ء میں جب اسلامی تشدد پسندوں نے حکومت کو گرانے کے لئے مسلح مہم کا آغاز کیا تھا تب سے 1200 سے زیادہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

تہران ریڈیو نے پاکستان کی سیاسی صورت حال کے بارے میں کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو تیسری بار اقتدار میں آنے کے لئے حکومت کے خلاف تحریک چلانا چاہتی ہیں۔

بھارتی کانگرس کی نو منتخب صدر سونیا گاندھی نے کہا ہے کہ بی جے پی نے اقلیتوں کے دل پر زخم لگائے ہیں۔ اعتدال پسندی کے دعوؤں کے باوجود جنتا پارٹی مسلمانوں کو تحفظ فراہم نہیں کر سکتی۔

○ بھارت کے صوبہ اترپردیش کے گورنر نے بی جے پی کو حکومت سازی کی دعوت ملنے پر استعفیٰ دے دیا ہے۔

○ بھارتی حکومت نے اگنی میزائل پراجیکٹ کے لئے 5۔ ارب 27 کروڑ روپے مختص کر دیئے ہیں۔

فرانس کے بلدیاتی انتخابات میں فرانس کی بائیں بازو کی جماعتوں نے بھاری کامیابی حاصل کر لی ہے۔

ملکی خبریں

سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس محمد اجمل میاں نے کہا ہے کہ ماضی میں ارکان پارلیمنٹ بکاؤ مال بن چکے تھے۔ خرید و فروخت کی صورت حال اس قدر خراب تھی کہ عوام سخت پریشانی میں مبتلا تھے۔ ایسے قانون کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جس سے یہ سلسلہ رکے اور جسٹس ارشاد حسن نے ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ ہم ارکان پارلیمنٹ کو مادر پدر آزاد نہیں کرنا چاہتے کہ وہ جو جی میں آئے کرتے پھریں۔ جسٹس صدیقی نے کہا کہ حکومتی اقدامات ختم کرنے کا رواج قائم ہو گیا تو نصف آئین ختم ہو جائے گا۔ چیف جسٹس نے کہا کہ فلور کراسنگ کے خلاف قانون سازی پوری قوم کا مطالبہ تھا۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان جو پاکستان کے مایہ ناز ایٹمی سائنسدان ہیں نے کہا ہے کہ بھارت نے ایٹمی دھماکہ کیا تو جواب دیں گے۔ پاکستان ہر خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ بھارت کے ہر حصہ کو اپنے میزائلوں کا نشانہ بنا سکتے ہیں۔ ایٹمی پروگرام کے بارے میں کسی کے دباؤ میں نہیں آئیں گے۔ بھارت ایٹمی شعبے میں بلیک میل کرنے کی پوزیشن میں نہیں رہا۔ اسرائیل بھارت تعاون سنگین مسئلہ ہے۔ مسلمان ملکوں نے ایٹمی پروگرام میں پاکستان سے کوئی تعاون نہیں کیا۔ مسلمان ممالک بھی یورپی ممالک کی طرح آپس میں تعاون کریں۔ مصر اور شام این پی ٹی سے الگ ہو جائیں۔

کوئٹہ میں ضلعی حکام نے پشتون جرگے کے دھرنے اور ہڑتال کے بعد دفعہ 144 لگا دی ہے۔ انتظامیہ نے کہا ہے کہ جرگے کی بڑی جماعت پشتون خواہ ملی پارٹی نے مردم شماری کے خلاف ردعمل کے اظہار کے لئے قانون ہاتھ میں لے لیا اور غیر قانونی طریقے استعمال کئے ہیں۔ جرگے کے کنوینئر نے اعلان کیا ہے کہ حکومت نے ہم سے پرامن احتجاج کا حق بھی چھین لیا ہے۔

متحدہ قومی موومنٹ نے وزیر اعلیٰ سندھ لیاقت علی جتوئی کو الٹی میٹم دیا ہے کہ اگر 48 گھنٹے کے اندر نوگو ایریاز ختم نہ کئے گئے تو وہ حکومت سے علیحدہ ہو جائے گی۔ متحدہ قومی موومنٹ کے کنوینئر آفتاب شیخ نے کہا ہے کہ مسلم لیگ نے معاہدہ کے مطابق نوگو ایریاز کے خاتمہ کے لئے کچھ نہیں کیا۔ حکومت ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔

لاہور ہائی کورٹ نے بلدیاتی انتخابات روکنے کے لئے پاکستان پیپلز پارٹی کی درخواست باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ اور اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ بلدیاتی انتخابات کا پراسس عدالتی فیصلہ سے مشروط ہو گا۔

مسٹر جسٹس کرامت نذیر بھنڈاری جو انسداد دہشت گردی ایکٹ کیس کا فیصلہ سنانے والے لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ کے رکن ہیں نے اپنے اختلافی نوٹ میں لکھا ہے کہ انسداد دہشت گردی عدالتوں کے ججوں کا حلف بیکار اور نمائش ہے۔ یاد رہے کہ بنچ کی اکثریت نے انسداد دہشت گردی ایکٹ کو قانونی قرار دیا تھا۔

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میرے پاس کوئی غیر قانونی دولت نہیں ہے۔ عوام کی خدمت کرتی رہوں گی۔ میں ہمیشہ سچ بولتی ہوں جو بعض اوقات لوگوں کو پسند نہیں آتا۔

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو ہیلی کاپٹر کیس میں 2۔ اپریل کو پیش ہونے کا حکم دیا ہے۔

اجمل خٹک سربراہ عوامی نیشنل پارٹی نے کہا ہے کہ فوج کو ہر کام میں ملوث کرنا انتہائی خطرناک ہے۔

ضروری اعلان

مس عطیہ العزیز صاحبہ دختر ایم سلیمان احمد بھٹی صاحب دفتر الفضل سے فوری رابطہ کریں۔

(ادارہ)

ربوہ کا مثالی نرسری سکول
کڈز وزڈم ہاؤس
سالانہ فری طبی معائنہ
Brother Concession کی سہولت
دارالبرکات ربوہ Ph: 212745

سکول یونیفارم
نصرت جہاں اکیڈمی اور دوسرے تمام تعلیمی اداروں کے بچوں اور بچیوں کا سکول یونیفارم دستیاب ہے۔
شہزاد گارمنٹس محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212039

FALLING HAIR CURE - FALLING HAIR OIL Rs. 65/-
بال گرنا
بالوں کا گرنا، گنجاپن، بال باریک ہونا کیلئے مفید و موثر کورس
کیوریٹو میڈیسن
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
Phone: 771/213156 - FAX 212299